تذکرہ
اکابرِ اہلسنّت
علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
نوری کتب خانہ لاہور

تذکرہ
اکابرِ اہلِ سنّت
(پاکستان)

محمد عبد الحکیم شرف قادری

ناشر

نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری بالمقا

اہتمام اشاعت

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

2005

نام کتاب: تذکرہ اکابر اہل سنت

تصنیف: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

تعارف: علامہ غلام رسول سعیدی

تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کتابت: شاہد چشتی

ناشر: نوری کتب خانہ، لاہور

طابع: موڈروے پرنٹرز، لاہور

تقسیم کار

نوری کتب خانہ
معصوم شاہ روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور
فون 042-6366335

نوری بک ڈپو
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
فون: 042-7112917

مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

فہرست

مولانا سید ایوب علی رضوی قدس سرہٗ

فدائے رضویت مولانا سید ایوب علی رضوی ابن سید شجاعت علی بن سید تراب علی ابن سید میر علی (قدست اسرارہم) بریلی شریف (صوبہ اتر پردیش بھارت) میں پیدا ہوئے مڈل اسکول میں مڈل کرنے کے بعد فارسی کی تعلیم حاصل کی، کچھ عرصہ اسلامیہ اسکول، بریلی میں پڑھاتے رہے پھر جب اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ سے بیعت کا شرف حاصل ہوا تو اپنے آپ کو بارگاہ رضویت کے لئے وقف کر دیا، لکھائی کا جو کام آپ کے سپرد کیا جاتا اسے حسن اہتمام سے انجام دیتے، رمضان شریف میں سحری اور افطاری کے نقشے مرتب فرماتے، دیگر علوم کے علاوہ حساب میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے خوب خوب استفادہ کیا۔

مولانا سید ایوب علی رضوی، ڈاکٹر ضیاء الدین، وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے بریلی شریف حاضر ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"کسورِ اعشاریہ متوالیہ کی قوت کا تذکرہ آیا، ڈاکٹر صاحب نے بھی یہی فرمایا کہ تیسری قوت تک ہے، اس پر حضور (اعلیٰ حضرت قدس سرہ) نے میرے (مولانا سید ایوب علی رضوی) اور قناعت علی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میرے یہ دو بچے بیٹھے ہیں انہیں جس قوت کا آپ سوال دے دیں یہ حل کر دیں گے، ڈاکٹر صاحب متحیر ہو کر ہم دونوں کو دیکھنے لگے" [۲]

سید صاحب کربلائے معلی، بغداد شریف، نجف اشرف اور بصرہ میں بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری سے مشرف ہوئے، تین دفعہ حج و زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے ڈھائی سال تک مدینہ طیبہ میں قیام پذیر رہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے وصال کے دو سال

---

[۱] [illegible] ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء۔

[۲] ظفر الدین بہاری، ملک العلماء ، حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ، ص ۱۵۱ ۔

بعد بریلی شریف میں رضوی کتب خانہ قائم کیا اور اعلیٰ حضرت کے متعدد رسائل شائع کئے، امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے وصال کے بعد ان کے سوانح حیات مرتب کرنے کی تحریک آپ ہی نے شروع کی تھی، حیاتِ اعلیٰ حضرت مؤلفہ ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری قدس سرہ کے اکثر و بیشتر واقعات آپ ہی کی روایت پر مبنی ہیں۔ مولانا ظفر الدین بہاری لکھتے ہیں :-

"ہم رضویوں کو جناب حاجی مولوی سید ایوب علی صاحب رضوی بریلوی کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس کی طرف سب سے پہلے توجہ فرمائی اور برادرانِ طریقت کو توجہ دلائی، ان کی تحریک سے بعض احباب نے کچھ حالات ان کے پاس لکھ بھیجے اور زیادہ حصہ خود سید صاحب موصوف نے لکھا جب ان کو میرے حیاتِ اعلیٰ حضرت لکھنے کی خبر ہوئی تو جو کچھ مواد ان کے پاس تھا سب مجھے عنایت فرما دیا" [۱]

مولانا سید ایوب علی رضوی، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے فیضِ صحبت سے حد درجہ متاثر تھے، تقویٰ و پرہیزگاری میں اپنی مثال آپ تھے معاملات میں اس قدر محتاط تھے کہ جب تک ایک ایک پیسے کا حساب نہ چکا دیتے مطمئن نہ ہوتے۔ ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۰ء میں پاکستان آکر لاہور میں قیام پذیر ہو گئے، یہاں بھی رضوی کتب خانہ قائم کر کے متعدد رسائل شائع کئے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا سید ابو البرکات مدظلہ العالی اور محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد لائلپوری قدس سرہ کے دل میں آپ کی بے حد قدر و منزلت تھی، آخری چند سال آپ نے جامعہ رضویہ لائلپور میں گزارے۔

قدرت نے آپ کو شعر و سخن کا پاکیزہ ذوق عطا کیا تھا، حمد و نعت اور منقبت ایسے محبوب موضوعات پر عام فہم اور دلنشین انداز میں اظہارِ خیال کیا کرتے تھے مجموعۂ کلام باغِ فردوس کے نام سے دو حصوں میں طبع ہو چکا ہے ایک حصے کا مزید مواد تھا جو شائع نہ ہو سکا، اس کے علاوہ شفاعۃ النجدیہ علی دیار القدسیۃ العربیہ (۱۳۶۸ھ منظوم) اور رفیق زائرین (حجاج اور زائرین کے لئے ہدایات کا مجموعہ) وغیرہ رسائل شائع ہو چکے ہیں، موخر الذکر رسالے میں آپ نے اپنی بیعت

---

[۱] ظفر الدین بہاری، ملک العلماء ، حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ، ص ۵۰

یہاں کی ہنگامہ پرور فضا سے اکتا کر پاور ہاؤس کے قریب جو کچھ گردوارم متصل ریلوے لائن اندرون شہر مولانا جان محمد سہروردی کی مسجد میں چلے آئے اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولانا کی کوششوں سے مسجد کی تعمیرِ نو ہوئی اور جنگل میں منگل کا سماں پیدا ہو گیا۔ مولانا جید عالم اور قابلِ قدر مرشدِ طریقت تھے۔ تمام عمر مجرد رہے۔ رعب و دبدبے کا یہ عالم تھا کہ غیر شرعی ہیئت کے کسی شخص کو آپ کے پاس حاضر ہونے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔

اسی دوران محکمہ ریلوے نے ایک لائن کا نقشہ پاس کر کے مسجد کو خالی کرنے اور متبادل جگہ لینے کا نوٹس دیا تو مولانا نے صاف انکار کر دیا اور مسجد کو منہدم کر کے لائن بچھانے کی اجازت نہ دی۔ آخر کار محکمہ ریلوے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا اور انہیں یہ نقشہ تبدیل کرنا پڑا۔ ۲۴ شعبان المعظم ۱۳۴۷ھ (۶ فروری ۱۹۲۹ء) بروز بدھ بوقت نمازِ عشاء آپ کا وصال ہوا۔ اسی مسجد میں آپ کا مزار بنا جو مسجد مولانا تاج الدین کے نام سے مشہور ہے۔ نمازِ جنازہ امام اہلسنت مولانا سید دیدار علی شاہ قدس سرہ نے پڑھائی۔ ہزاروں افراد جنازہ میں شریک ہوئے۔ مفتی اعظم پاکستان مولانا سید ابو البرکات سید احمد قادری، خطیب العلماء غازیِ کشمیر مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری، پیر غلام دستگیر نامی، غازی علم الدین شہید کے علاوہ بیشمار علمائے کرام اور معززین شہر شامل تھے۔ وصال سے پہلے آپ نے اپنے مدفن کی نشاندہی کر دی تھی۔

اس جگہ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جب غازی علم الدین شہید کو میانوالی جیل میں آخری وصیت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے ایک بات یہ بھی کہی کہ میری نعش اس چارپائی پر قبرستان لے جائی جائے جس پر مولانا تاج الدین کا جنازہ اٹھا تھا۔ بدنام زمانہ گستاخِ رسول راجپال کو قتل کرنے سے پہلے غازی علم الدین شہید کہا کرتے تھے:

"زندگی ہو تو ایسی ہو اور جنازہ ہو تو ایسا ہو!" [1]

---

[1] محمد دین کلیم، مؤرخ لاہور: ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور (اکتوبر ۱۹۷۳ء) ص ۷۷-۸۱۔

امیرِ ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری قدس سرہ

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ ابن سید کریم شاہ علی پوری ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۱ء میں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ آپ نجیب الطرفین سید اور سادات شیراز کے حضرت سید محمد ماموں المعروف بہ قطب شیرازی کی اولادِ امجاد سے تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب ۳۸ واسطوں سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ نے حضرت حافظ شہاب الدین کشمیری سے علی پور سیداں میں قرآن پاک حفظ کیا۔ ابتدائی کتب مولانا عبد الرشید علی اور مولانا عبد الوہاب امرتسری سے پڑھیں۔ مولانا غلام قادر بھیروی، مولانا فیض الحسن سہارنپوری سے کسبِ فیض کیا۔ کانپور میں مولانا محمد علی مونگیری ناظم ندوۃ العلماء سے بھی استفادہ کیا۔ علاوہ ازیں مولانا احمد حسن کانپوری سے علمی استفادہ کیا [1] مولانا قاری عبد الرحمٰن پانی پتی سے بھی فیضیاب ہوئے۔ حدیث شریف کی سند مولانا عبد الحق مہاجر مکی سے حاصل کی [2] حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی نے بھی حدیث کی سند عطا فرمائی۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ فقیر محمد المعروف باباجی علیہ الرحمہ (چورہ شریف) کے مرید ہوئے اور قلیل مدت کے بعد خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے [3]

آپ نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ اسلام کا پیغام متحدہ ہندوستان (متحدہ پاک و ہند) کے کونے کونے تک پہنچایا۔ عیسائی مشنریوں اور آریہ سماج کی ریشہ دوانیوں کو ناکام بنایا۔ ہزارہا عیسائیوں اور ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ شدھی تحریک

---

[1] حیدر حسین شاہ، پیر سید: تذکرہ جماعت، مطبوعہ ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء، لاہور، ص ۲۵۔

[2] ایضاً، ص ۳۰

[3] محمد دین کلیم: لاہور میں اولیائے نقشبند کی سرگرمیاں، ص ۹۱

[4] حیدر حسین شاہ، پیر سید: تذکرہ جماعت، ص ۳۰-۳۱